786 کی تحقیق

از : ڈاکٹر مولانا خلیل احمد صاحب تھانوی دامت برکاتہم

ادارہ اشرف التحقیق جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ لاہور

''۷۸۶'' نہ بسم الرحمٰن الرحیم ہے، نہ اس کا بدل اور قائم مقام؛ بل کہ یہ کاتب کی طرف سے صرف اس بات کی علامت ہے، کہ میں نے اس تحریر سے پہلے بسم اللہ پڑھی ہے، تم بھی پڑھ لینا۔ اس حد تک اس میں کوئی حرج نہیں نہ یہ شرعاً ممنوع ہے؛ بل کہ قریبی سلف صالحین سے اس کا استعمال ثابت ہے؛ لہٰذا اسے کلمۂ شرکیہ قرار دینا درست نہیں جیسا کہ بعض حضرات کا خیال ہے۔

رہی یہ بات کہ علم الاعداد کے اعتبار سے ۷۸۶ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے عدد بنتے ہیں یا نہیں؟ اس کی تحقیق زیر نظر مضمون سے واضح ہو جائے گی، صاحب تحریر دارالعلوم الاسلامیہ لاہور میں استاذ الحدیث ہیں، حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی قدس سرہ کے فرزند ارجمند ہیں اور انھیں تواریخ ولادت و وفات وغیرہ نکالنے کا بڑا تجربہ حاصل ہے اور اس حوالہ سے وہ معروف ہیں۔

آج صبح مسجد میں بعد نماز فجر ایک صاحب نے مولانا .... صاحب کی ایک ای میل دکھائی، جس کا عنوان ہے Myth of 786 اور اس کے تحت لکھا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	الامیر المومنین علیہ السلام	ہرے کرشنا
787	786	786

اس کے بعد اس کے عدد اس طرح نکالے ہیں۔

م	ی	ح	ر	ل	ا		ن	ا	م	ح	ر	ل	ا		ہ	ل	ل	ا		م	س	ب
40	10	8	200	30	1		50	1	40	8	200	30	1		5	30	30	1		40	60	2

787=

م	ا	ل	س	ل	ا		ہ	ی	ل	ع		ن	ی	ن	م	و	م	ل	ا		ر	ی	م	ا	ل	ا
40	1	30	60	30	1		5	10	30	70		50	10	50	40	6	40	30	1		200	10	40	1	30	1

786 =

ا	ن	ش	ر	ک		ے	ر	ھ
1	50	300	200	20		10	200	5

786 =

اس حساب سے انھوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے عدد 786 نہیں؛ بل کہ 787 ہیں اور بسم اللہ کی جگہ جو 786 لکھنے کا رواج ہے، وہ غلط ہے؛ کیوں کہ یہ عدد ''الامیر المومنین علیہ السلام'' یا ''ہرے کرشنا'' کے بنتے ہیں۔

مولانا صاحب کو علم الاعداد کے قواعد سے ناواقفیت کی وجہ سے یہ غلطی لگی ہے۔ مفتی صاحب نے ''الرحمٰن'' کے عدد 330 شمارے کیے ہیں، جب کہ اس کے عدد 329 ہیں؛ کیوں کہ علم الاعداد میں مرسوم کا اعتبار ہوتا ہے، مقروٗ کا نہیں۔ گلبن تاریخ میں قواعد میں لکھا ہے: ''کیوں کہ تاریخ میں کتابت کا اعتبار ہے، نہ سماع و قیاس و تلفظ کا''۔ ص: ۵

نیز آگے لکھتے ہیں: ''تاریخ میں جتنے حروف لکھے جاتے ہیں اگر چہ غیر ملفوظ ہوں، ان کے عدد محسوب ہوتے ہیں۔ جب مد کا عدد لیا جائے، تو حرکات ثلاثہ اور جزم وغیرہ نے کیا قصور کیا ہے (اسی طرح کھڑے زبر، کھڑی زیر اور الٹے پیش کو سمجھو) اسی بنا پر حرف مدغم و مشدد مثلاً نبیّ، وصیّ، فرّخ، وخرّم میں صرف ایک ''ی'' اور یک ''ر'' کے عدد لیے جاتے ہیں، پس الف ممدودہ کا ایک ہی عدد ہوگا۔'' ص: ۶

معلوم ہوا، کہ حرکات خواہ زبر، زیر، پیش ہوں یا کھڑی زبر، کھڑی زیر، الٹا پیش ہوں۔ ان کے اعداد شمار نہیں ہوتے۔ اسی طرح حرف مشدد و مدغم میں ایک ہی حرف شمار کیا جاتا ہے۔

چناں چہ رحمان کو اگر الف کے ساتھ لکھیں ،تو اس کے عدد 299 ہوں گے اور اگر بغیر الف کے اس طرح لکھیں ’’ رحمٰن‘‘ تو اس کے عدد 298 ہوں گے ، جیسے لفظ مولانا کو اگر واوٴ سے لکھیں یعنی ’’ مولانا‘‘ تو اس کے عدد 128 ہوں گے اور اگر یاء کے ساتھ لکھیں مثلاً ’’ مولینا‘‘ تو اس کے عدد 137 ہوں گے ۔

مولانا صاحب نے خود لفظ امیر الموٴمنین میں اس قاعدے کا اعتبار کیا ہے ، کہ اعتبار مرسوم کا ہے ،مقروٴ کا نہیں ؛ کیوں کہ الموٴمنین میں ہمزہ پڑھا جاتا ہے واو لکھا جاتا ہے اور یہاں انھوں نے خود ہمزہ کا عدد نہیں لیا ؛ بل کہ واوٴ کے چھ عدد شمار کیے ہیں ؛ کیوں کہ ہمزہ کی جو علامت ’’ ء‘‘ لکھی جاتی ہے ، اس کا کوئی عدد فن تاریخ میں نہیں ہوتا ، جس حرف کی شکل میں لکھا جائے گا ، اس کا عدد شمار ہوگا ۔مثلاً بـأس میں ایک ، مـؤمنون میں چھ ، نبِّیُٔ عِبَادِی میں دس ۔معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے عدد 786 ہی ہیں ، جو شروع سے سب حضرات لکھتے چلے آرہے ہیں ۔

م	ی	ح	ر	ل	ا		ن	م	ح	ر	ل	ا		ہ	ل	ل	ا		م	س	ب
40	10	8	200	30	1		50	40	8	200	30	1		5	30	30	1		40	60	2

786=

رہ گئی یہ بات کہ یہ عدد الامیر الموٴمنین یا ہرے کرشنا کے بنتے ہیں ؛ اس لیے نہیں لکھنے چاہیے، تو اس بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے ؛ اس لیے کہ انھی اعداد کے اور بہت سے لفظ بنائے جاسکتے ہیں ۔ جیسے ۔شہزادہ سلمہ الرحمٰن ۔ ملک صورت ۔ ذبیح اللہ ۔ تاج العرفا ؛ اس لیے کسی کلمہ کے اعداد کا دوسرے کلمہ سے ملنا کوئی بڑی بات نہیں ۔ نیز عربی قواعد کے اعتبار سے الامیر الموٴمنین کا لفظ ہی غلط ہے ، کہ مضاف پر الف لام داخل نہیں ہوتا ۔ صحیح جملہ امیر الموٴمنین علیہ السلام بنتا ہے جس کے عدد 786 نہیں بنتے ۔

نیز فقہ کا قاعدہ ہے: المعروف کالمشروط . جس سے معلوم ہوتا ہے، کہ عرف کا اعتبار کیا جاتا ہے اور عرف میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بجائے 786 لکھنے کا رواج ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے، کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم چوں کہ قرآن کریم کی ایک مستقل آیت ہے، جس کو بے وضو ہاتھ لگانا اور جس پر غسل واجب ہو، اس کے لیے پڑھنا جائز نہیں ہے؛ اس لیے خطوط وغیرہ کے سرنامہ پر بجائے بسم اللہ کے 786 لکھ دیتے ہیں؛ تا کہ بسم اللہ کی بے ادبی سے بچا جا سکے اور خط پڑھنے والا ان اعداد کو دیکھ کر سمجھ لے کہ مجھے یہاں بسم اللہ پڑھنی چاہیے اور "کل امر ذی بال لم یبدأ ببسم اللّٰہ فھو اقطع وابتر" کی وعید سے بھی بچا جا سکے۔ ان اعداد کا حکم بسم اللہ کا نہیں، کہ بے وضو ہاتھ لگانا جائز نہ ہو، یہ اعداد بطور علامت لکھے جاتے ہیں۔ جیسے 12 کا عدد عام طور پر کتابوں میں لکھا ہوا ہوتا ہے، جو مشیر ہے "حد" کی طرف کہ عبارت منقولہ یہاں تک ہے۔ یہ اس کی آخری حد ہے۔ اسی طرح بعض مصنفین تیرھواں اور چودھواں لکھنے کے بجائے "یج" اور "ید" لکھ دیتے ہیں، جو مشیر ہوتا ہے اعداد کی طرف کہ یاء کے دس جیم کے تین، تیرہ۔ اسی طرح یاء کے دس دال کے چار، چودہ۔ پس عرف میں 786 مشیر ہے بسم اللہ کی طرف نہ کہ ہرے کرشنا یا الامیر المؤمنین علیہ السلام کی طرف۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں لفظ رحمان کو الف کے ساتھ لکھنا چوں کہ رسم عثمانی کے خلاف ہے؛ اس لیے بجائے الف کے کھڑے زبر سے لکھا جاتا ہے، جس کا کوئی عدد نہیں ہوتا۔ تفسیر مظہری میں ہے: "امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں اور ابن جریر نے بسند ضعیف بیان کیا ہے، کہ جب نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ یہودی آئے اور آپ نے ان کے روبرو سورۂ بقرہ پڑھی، تو انھوں نے حساب لگا کر جی ہی جی میں کچھ شمار کر کے کہا، کہ ہم ایسے دین میں کیوں کر داخل ہو سکتے ہیں، جس کے رواج کی مدت زیادہ سے زیادہ اکہتر برس ہے؛ کیوں کہ الٓمٓ کے کل عدد بحساب ابجد اکہتر

(71) ہوتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے سنا، تو مسکرا کر خاموش ہوگئے، اس پر یہودیوں نے حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہوکر کہا: کیا اس کے علاوہ کچھ اور بھی آپ پر نازل ہوا ہے؟ فرمایا: ہاں! الٓمٓصٓ اور الٓمٓرٰ. یہ سن کر یہود بولے ابوالقاسم تم نے ہم کو اشتباہ میں ڈال دیا۔ (کیوں کہ الٓمٓصٓ کے عدد 161 اور الٓرٰ کے 231 اور الٓمٓرٰ کے عدد 271 ہیں) اب ہم حیران اور سخت حیران ہیں، کہ کس کو لیں اور کس کو چھوڑیں۔

(تفسیر مظہری، ص: ۱۷، ج: ۱)

اس میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے، کہ ان یہودیوں نے اعداد حروف کو شمار کرتے وقت نہ تو مد کا کوئی عدد شمار کیا اور نہ ہی کھڑے زبر کا۔ پس معلوم ہوا، کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں لفظ رحمان بوجہ رسم عثمانی کی مخالفت بغیر الف کھڑے زبر سے لکھا جائے گا اور اس کھڑے زبر کا کوئی عدد شمار نہیں کیا جائے گا اس طرح یہ اعداد 786 ہی بنتے ہیں اور وہی صحیح ہیں۔ ففافهم ذلك واستقم.

(بشکریہ: ماہنامہ 'البلاغ' کراچی)